Fikr-o-Nasar (Islamabad) 29:4 (1992)

ڈاکٹر پیر محمد حسن بحیثیت محقّق

ڈاکٹر محمد طفیل

میرے لئے انتہائی فخر اور اعزاز کا موقِعہ ہے کہ اپنے جلیل القدر استاذ گرامی عالی مرتبت ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب کی علمی و تحقیقی خدمات سے متعلق چند گذارشات پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ اپنی ذاتی عقیدت و وابستگی کے اظہار کی بھی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب نے علمی موضوعات، فلسفہ، ادب، تصوف جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا تحقیق وتدوین کا حق ادا کیا۔ لیکن لغت کے میدان میں کام کرنے والے وہ واحد شخص ہیں جنھوں نے محمد بن حسن الصاغانی لاھوری متوفی ٦٥٠ھ کی شہرۂ آفاق کتاب ,,العباب الزاخر واللباب الفاخر،، ١٢ جلدوں میں ایڈٹ کرکے اس بلند پایہ لغت کو نہ صرف حیات نو بخشی بلکہ اسے تحقیق کے اعلیٰ اور مروجہ اصولوں کے مطابق ایڈٹ کرکے قابل اشاعت بنا دیا۔

باره جلدوں میں مکمل ہونے والا یہ تحقیقی کام قریباً ربع صدی صدی کی محنت شاقہ اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ جسے طبع کرنے کا قرعہ فال نیشنل ھجرہ کونسل کے نام پڑا اور وہ اعلیٰ درجے کے اس علمی اور تحقیقی کام کو زیور طبع سے آراستہ کرنے کا آغاز کر رھی ہے۔

,,العباب،، کی اھمیت اور ڈاکٹر پیر محمد حسن کی بلند پایہ تحقیق،

حواشی نگاری اور علم لغت پر کامل دسترس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ مجمع العلمی العراقی نے ۱۹۷۸ میں اس علمی کتاب کو طباعت کے لئے منتخب کیا اور اس کی طباعت کا آغاز کیا ، چنانچہ ہمارے ہاتھوں میں ۱۱۲ صفحات کا مطبوعہ کراسہ موجود ہے لیکن ایران ، عراق جنگ کی وجہ سے یہ کام پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا ۔ الحمد للہ! اب ڈاکٹر خالد سعید بٹ کی ذاتی دلچسپی اور کوششوں سے قومی ھجرہ کونسل اس کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرنے کے انتظامات کر رہی ہے۔ گویا اہل عرب کا قرض اہل عجم چکا رہے ہیں ۔

ڈاکٹر پیر محمد حسن کے علمی کاموں کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔

۱ ۔ عربی زبان سے متعلق تدوینی کام ۔

۲ ۔ علم تصوف کی امہات الکتب کے اردو تراجم ۔

جیسا کہ ان کے سوانحی خاکہ سے واضح ہے کہ وہ عمر بھر تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے اور ابتدائی چند سالوں کے علاوہ انہوں نے پوری عمر عربی زبان و ادب کی تدریس کا فریضہ سرانجام دیا ۔ اس لئے عربی زبان وادب سے ان کی دلچسپی پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا ۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ عربی زبان و ادب کیلئے وقف کئے رکھا اور بفضل اللہ تعالی یہ کام جاری وساری ہے۔

ڈاکٹر پیر محمد حسن نے نامور مصنف محمود شکری آلوسی کی چار جلدوں پر مشتمل کتاب ,,بلوغ الارب،، کو اردو قالب میں ڈھالا ۔ ,,بلوغ الارب،، کا شمار عربی ادب و ثقافت کی بلند پایہ کتب میں ہوتا ہے۔ جس میں عربوں کے حالات کے بارے میں وسیع تر معلومات

جمع کر دی گئی ھیں ۔ اس کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اس کی تقلید میں کئی کتابیں لکھی گئیں ۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن کا ترجمہ ,,بلوغ الارب،، صرف اردو ترجمہ ھی نہیں بلکہ حواشی سے بھی مزین ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں مئی ۱۹٦٦ اور مارچ ۱۹٦۸ کے دوران طبع ہوئی ۔

علم تصوف ڈاکٹر پیر محمد حسن کی خصوصی دلچسپی کا موضوع رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے والد گرامی ریلوے میں ملازم تھے ۔ انھوں نے پیر صاحب کی تربیت نہایت عمدہ انداز سے کی ۔ چنانچہ وہ ایک متدین مسلمان اور صوفی منش انسان ھیں ۔ اور ان کی زندگی زھد وتقویٰ ، قناعت پسندی اور توکل علی اللہ سے عبارت ہے۔ تصوف اور حاملین تصوف سے محبت ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے ، ان کے ان جذبات کی ترجمان ان کی معروف کتاب ,,حیات جاوداں ،، ہے۔ جو پہلی بار غالباً ۱۹۵۹ میں طبع ہوئی تھی ۔ اس کتاب کو دوبارہ ۱۹۸۹ میں اسلامک بک فاؤنڈیشن لاھور نے طبع کیا، اس کتاب میں روح، حیات بعد الممات اور انبیاء علیھم الصلوات والتسلیمات کے زندہ ہونے پر مفصل بحث کی گئی ہے۔ اس اھم اور علمی موضوع پر یہ کتاب بہت سے دوسرے علمی پہلوؤں کا احاطہ بھی کرتی ہے۔ اس کتاب کے آخر میں انبیاء علیھم السلام کے زندہ ہونے کے بارے میں اکابر مسلمان علماء کے تین رسالے اور ان کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

حیاۃ الانبیاء ۔ از شیخ عبدالحق محدث دھلوی

انباہ الاذکیا فی حیاۃ الانبیاء ۔ از جلال الدین سیوطی

حیاۃ الانبیاء ۔ از بیھقی

ڈاکٹر صاحب موصوف نے تصوف کی امھات الکتب کو عربی سے

اردو میں منتقل کرنے کا مشکل ترین فریضہ بھی سرانجام دیا تاکہ اہل علم تصوف کی حقیقت اور تعلیمات سے اکابر صوفیہ کی تحریروں کی روشنی میں آگاہ ہو سکیں ۔ اس سلسلے میں انہوں نے ابوالقاسم القشیری متوفی ۴٦۵ھ کو خاص مطالعے کا موضوع بنایا ۔ چنانچہ انہوں نے ,, الرسائل القشیریہ،، کے نام سے امام قشیری کے تین رسالے ایڈٹ کئے اور ان کے عربی متن کو اردو ترجمے کے ساتھ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے طبع کیا ۔ اس مجموعے میں یہ تین رسائل شامل ہیں ۔

۱ ۔ رسالة شكاية اهل السنة ۔

۲ ۔ رسالة ترتيب السلوک ۔

۳ ۔ رسالة احكام السماع ۔

امام قشیری کی دوسری معرکۃ الآراء تصنیف ,,رسالہ قشیریہ،،کا اردو ترجمہ کرنے کا اعزاز بھی جناب ڈاکٹر پیر محمد حسن کو حاصل ہے ۔ جس کا شمار تصوف اسلامی کی چند قدیم ترین کتابوں میں ہوتا ہے ۔ یہ ترجمہ قریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے جسے ۱۹۷۰ میں ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد نے طبع کیا ۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ,,کتاب اللمع فی التصوف،، کا اردو ترجمہ بھی چھاپا جسے ڈاکٹر پیر صاحب نے عربی سے اردو میں منتقل کیا ۔ قریباً سات سو صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ ۱۹۸٦ میں طبع ہوا ۔

تصوف کی بلند پایہ کتاب ,,ابریز،، مصنفہ احمد بن مبارک سجلماسی کو بھی پیر صاحب نے اردو میں منتقل کیا ۔ یہ کتاب ,,خزینۃ المعارف،، کے نام سے ۱۹۵۸ میں طبع ہوئی تھی اور اب تک اس کے متعدد ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں ۔ اسی موضوع پر محمد بن

ابراهیم کلاباذی کی شہرۂ آفاق تصنیف ,,کتاب التعرف لمذهب اهل التصوف،، کا بھی ڈاکٹر صاحب نے اردو ترجمہ کیا۔جسے مکتبہ المعارف لاهور نے ۱۳۹۱ھ میں طبع کیا ۔ یہ کتاب صوفیائے کرام کے عقائد واحوال پر قدیم ترین کتاب شمار هوتی ہے۔ یہ کتاب تصوف کے فلسفه اور حقیقت سے بحث کرتی ہے۔

اردو تراجم میں ڈاکٹر پیر صاحب نے یہ طریق کار اختیار کیا کہ پہلے صحیح متن کا تعین کیا جائے کیونکہ جب تک متن درست نہیں هوگا صحیح ترجمہ نہیں هو سکے گا ۔ اس دشوار عمل سے گذرتے هوئے پیر صاحب نے ترجمہ کرنے سے پہلے کتاب کا متن درست کیا ۔ بعد ازاں اس کتاب کا رواں ترجمہ کیا ۔ ایسا رواں ترجمہ جو انہیں کا حصہ ہے۔ پیر صاحب محض ترجمہ نہیں کرتے ۔ بلکہ متن میں موجود هر شخص ، جگہ اور واقعہ سے متعارف کراتے هیں ، محاورات کا پس منظر بیان کرتے اور آیات واحادیث کے مکمل حوالے پیش کرتے هیں ۔ نیز اشعار کے بھی حوالے مکمل کرتے هیں ۔ اس طرح ڈاکٹر پیر صاحب ترجمہ کے ساتھ ساتھ کتاب کو جدید تحقیقی اسلوب سے بھی مزین کر دیتے هیں ۔

الحمد للہ ! ڈاکٹر صاحب موصوف کے علمی کام سے تشنگان علم سیراب هو رهے هیں مگر بعض اهم مسودات نے اب تک طباعت کے مرحلے طے نہیں کیے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱ ۔ نزهة الارواح و روضة الافراح ۔ یہ ان کا پی ایچ ڈی کا مقاله ہے۔ اور ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں هوا ۔ جس میں تحقیق متن کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا تنقیدی مطالعه بھی شامل ہے ۔ اس کتاب کے مصنف کا نام محمد بن محمود شهرزوری متوفی ۵۲۰ھ ہے ، پانچ نسخوں کی مدد سے تحقیق

متن کا کام سرانجام دیا گیا ہے۔

۲ ۔ شان الصلوۃ ۔

۳ ۔ علل العبادات ۔

۴ ۔ الدر المکتون فی اسئلۃ ما کان ومایکوٰن ۔ یہ تینوں کتابیں محمد بن علی حکیم ترمذی کی تصنیف ھیں جنھیں ڈاکٹر پیر صاحب نے ایڈٹ کیا ۔

۵ ۔ کتاب الخلوۃ والتنقل فی العبادات ، مصنفہ حارث بن اسد المحاسبی بھی پیر صاحب نے ایڈٹ کی ۔

٦ ۔ شرح فصوص الحکم : یہ کتاب ابن العربی کی فصوص الحکم کی فارسی شرح ہے۔ جسے خواجہ محمد پارسا نے ترتیب دیا اور ڈاکٹر پیر صاحب نے اسے ایڈٹ کیا ۔

۷ ۔ تنقید بر قصیدہ ایجازیہ : غلام احمد قادیانی نے عربی زبان میں ایجازیہ قصیدہ تحریر کیا جب یہ قصیدہ طبع ھوا تو اھل علم میں سے پیر صاحب نے اس قصیدے پر علمی تنقید لکھی۔ جس میں قصیدہ ایجازیہ کے شعری و فنی نقائص کی نشان دھی ، اور اس امر کو قوی دلائل سے ثابت کیا کہ زیر نظر قصیدہ لسانی، لغوی اور قواعد کی غلطیوں سے پُر ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ تحریر ماھنامہ ,,الفقیہ،، امرتسر میں ۱۹۳۱ میں کئی قسطوں میں طبع ھو چکی ہے۔

۸ ۔ تصریح فی شرح التشریح : یہ علم ھیئت کے موضوع پر ایک مفید کتاب ہے۔ جس کا خلاصہ ڈاکٹر پیر صاحب نے تیار کیا تھا جو طبع نہ ھو سکا ۔ اور قیام پاکستان کے وقت ھندوستان میں ھی رہ گیا ۔

۹ ۔ کتاب سیبویہ کا انڈیکس : کتاب سیبویہ ایک علمی کتاب ہے

اس کا شمار علم نحو کی اساسی کتب میں ہوتا ہے۔ نیز اسے عربی ادب میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ اہل علم اس کتاب سے بکثرت استفادہ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر پیر محمد حسن نے ۱۹۳۶ میں اس کتاب کا مفصل انڈیکس تیار کیا تھا جو طبع نہ ہو سکا۔ فاضل مصنف کی اپنی رائے کے مطابق ان کا انڈیکس بعد میں طبع ہونے والے دیگر انڈیکسوں سے بہتر تھا۔

۱۰۔ سفر حج : ڈاکٹر پیر صاحب کے ایک قریبی دوست نے ۱۹۲۰ میں حج کا مبارک سفر کیا تھا۔ ڈاکٹر پیر صاحب نے ان کی زبانی بیان کردہ سفرنامہ حج مرتب کیا تھا۔ جو ۱۹۲۲ میں امرتسر سے طبع ہوا تھا۔

پیر صاحب نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب ,,لمحات،، کا بھی فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا تھا۔ جسے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے ۱۹۶۶ میں طبع کیا تھا۔ یہ کتاب چھوٹے بڑے ساٹھ لمحات پر مشتمل ہے اور ہر لمحہ تصوف کے ایک خاص موضوع یا مقام سے متعارف کراتا ہے۔

عربی لغت نگاری سے ڈاکٹر پیر صاحب کی دلچسپی ہمیشہ قائم رہی۔ انھوں نے چکوال قیام کے دوران غالباً ۱۹۳۹ میں اردو عربی لغت ترتیب دینے کا آغاز کیا تھا۔ اس کتاب کا نام بھی ,,العباب،، رکھا گیا تھا۔ یہ لغت مکمل نہ ہوسکی، ہمارے پاس اس لغت کی پہلی جلد کے ۱۸۲ صفحات ہیں ہر صفحہ دوہرے کالم پر مشتمل ہے اور ب ن د تک کے حصہ کو محیط ہے۔

ڈاکٹر پیر صاحب نے درسی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بھی چند کتب ترتیب دیں جن میں عربی طلبہ کے لئے ,,مرقاۃ الادب،، اور علوم اسلامیہ کے طلبہ کے لئے ,,انوار رسالت،، لکھی گئی۔ یہ دونوں

کتابیں ایک عرصے تک شامل نصاب رھیں اور اب قریباً نایاب ہو چکی ھیں تاھم ان کے نسخے قدیم کتب خانوں میں موجود ھیں۔

ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب نے ھزارہ کے ترین قبائل پر بھی ایک تاریخی دستاویز مرتب کی تھی۔ یہ کتاب ترتیب دیتے وقت انھوں نے افغانستان کا سفر بھی کیا تھا۔ یہ کتاب ترین قبائل کی ابتداء، تاریخ اور تہذیبی وثقافتی پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔لیکن افسوس کہ یہ کتاب دست برد زمانہ کی نظر ھو گئی۔ نہ طبع ھو سکی اور نہ ھی اس کا مسودہ دستیاب ہے۔

مذکورہ بالا تصانیف کا مطالعہ کرنےسے یہ حقیقت عیاں ھوتی ہے کہ فاضل مصنف نے بھرپور علمی زندگی بسر کی ہے۔ اپنی تصانیف کی وجہ سے وہ ھمیشہ اھل علم کی آنکھ کا تارا رھیں گے۔ ان کی ایڈٹ کی ھوئی کتابیں عربی ادب،لغت اور علم تصوف میں ایک گراں بہا اضافہ ہے۔ جس سے آئندہ نسلیں مستفید ھوتی رھیں گی۔ ان کے اردو تراجم اردو ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ھیں۔ جن کے ذریعے سے مذھبی کتابوں کے اردو تراجم کا معیار اور منہج متعین کی جا سکتی ہے۔

ان مختصر گذارشات کی روشنی میں مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ ڈاکٹر صاحب وہ فخر روزگار شخصیت ھیں کہ جن پر اھل علم و تحقیق کو ناز ہے اور ان کے تلامذہ، شرف تلمذ کو سرمایہ افتخار سمجھتے ھیں۔ وہ علمی و تحقیقی ادارے جو پیر صاحب کے علمی مقام کے معترف ھیں،ان پر یہ فرض عائد ھوتا ہے کہ وہ ان کے غیر مطبوعہ مسودات کو زیور طبع سے آراستہ کرکے علمی اعتراف کا عملی ثبوت فراھم کریں۔

★★★